

احکام رمضان المبارک

رمضان المبارک کے روزے رکھنا اسلام کا تیسرا اہم فرض ہے، جو اس کا انکار کرے، مسلمان نہیں رہتا اور جو اس فرض کو ادا نہ کرے سخت گناہ گار فاسق ہے۔

روزہ کی نیت:

نیت کہتے ہیں دل کے قصد و ارادہ کو زبان سے کچھ کہے یا نہ کہے روزہ کے لیے نیت شرط ہے اگر روزہ کا ارادہ نہ کیا اور تمام دن کچھ کھایا یا پیانہیں، تو روزہ نہ ہوگا۔

مسئلہ:

رمضان کے روزہ کی نیت رات سے کر لینا بہتر ہے، اور رات کو نہ کی ہو تو دن کو بھی زوال سے ڈیڑھ گھنٹہ پہلے کر سکتا ہے۔

وہ چیزیں جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

- (۱).....کان اور ناک میں دوا ڈالنا۔ (۲).....قصداً نہ بھر کرتے کرنا۔ (۳).....کلی کرتے ہوئے طلق میں پانی چلا جانا۔
- (۴).....عورت کو چھونے وغیرہ سے انزال ہو جانا۔ (۵).....کوئی ایسی چیز نگل جانا جو عادتاً کھائی نہیں جاتی، جیسے لکڑی، لوہا، کچا گیہوں کا دانہ وغیرہ۔ (۶).....لوبان یا عود وغیرہ کا دھواں قصداً ناک یا طلق میں پہنچانا۔ (۷).....بھول کر کھاپی لیا اور یہ خیال کیا کہ اس سے روزہ ٹوٹ گیا ہوگا پھر قصداً کھاپی لیا۔ (۸).....رات سمجھ کر صبح صادق کے بعد سحری کھالی۔
- (۹).....دن باقی تھا مگر غلطی سے یہ سمجھ کر کہ آفتاب غروب ہو گیا ہے روزہ انظار کر لیا۔

تنبیہ:

ان سب چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے مگر صرف قضا واجب ہوتی ہے کفارہ نہیں آتا۔

- (۱۰).....جان بوجھ کر بدون بھولنے کے بیوی سے صحبت کرنا یا کھانے پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اور قضا بھی لازم آتی ہے اور کفارہ بھی۔ کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے اور جہاں غلام نہیں ملتے یا اس کے خریدنے پر قدرت نہیں وہاں ساٹھ روزے متواتر رکھے، بیخ میں ناغہ نہ ہو ورنہ پھر شروع سے ساٹھ روزے پورے کرنا پڑیں گے۔ اور اگر روزے کی بھی

طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلا دے۔

وہ چیزیں جن سے روزہ ٹوٹتا نہیں مگر مکروہ ہو جاتا ہے

- (۱)..... بلا ضرورت کسی چیز کو چبانامک وغیرہ چکھ کر تھوک دینا۔
- (۲)..... تمام دن حالت جنابت یعنی غسل کی حالت میں رہنا۔
- (۳)..... فصد کرانا، کسی مریض کے لئے اپنا خون دینا جو آج کل ڈاکٹروں میں رائج ہے یہ بھی اس میں داخل ہے۔
- (۴)..... غیبت یعنی کسی کے پیٹھ پیچھے کسی کی برائی کرنا خود بھی حرام ہے اور روزہ اس سے سخت مکروہ ہو جاتا ہے۔
- (۵)..... روزہ میں لڑنا جھگڑنا، گالی دینا خواہ انسان کو ہو یا کسی بے جان چیز کو ان سے بھی روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔

وہ چیزیں جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور مکروہ بھی نہیں ہوتا

- (۱)..... مسواک کرنا (۲)..... سریا موچھوں پر تیل لگانا (۳)..... آنکھ میں دوا یا سرمہ ڈالنا (۴)..... خوشبو لگانا
- (۵)..... گرمی اور پیاس کی وجہ سے غسل کرنا (۶)..... کسی قسم کا انجکشن یا ٹیکہ لگوانا (۷)..... بھول کر کھانا پینا
- (۸)..... طلق میں بلا اختیار دھواں یا گرد وغبار یا مکھی وغیرہ چلا جانا (۹)..... کان میں پانی ڈالنا یا بلا قصد چلے جانا
- (۱۰)..... سوتے میں احتلام (غسل کی حاجت) ہو جانا (۱۱)..... خود بخود تے آنا (۱۲)..... دانتوں میں خون نکلے مگر طلق میں نہ جائے تو روزہ میں خلل نہیں آیا۔ (۱۳) اگر خواب میں یا صحبت سے غسل کی حاجت ہوگئی اور صبح صادق ہونے سے پہلے غسل نہیں کیا تو روزہ میں خلل نہیں آیا۔

وہ عذر جن سے رمضان میں روزہ رکھنے کی اجازت ہوتی ہے

- (۱)..... بیماری کی وجہ سے روزہ نہ ہو یا مرض بڑھنے کا خطرہ ہو تو روزہ نہ رکھنا جائز ہے بعد رمضان اس کی قضا لازم ہے۔
- (۲)..... جو عورت حمل س ہو اور روزہ میں بچہ کو یا اپنی جان کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو روزہ نہ رکھے بعد میں قضا کرے۔
- (۳)..... جو عورت اپنے یا کسی غیر کے بچہ کو دودھ پلاتی ہے اگر ضرورت سمجھے تو روزہ نہ رکھے پھر قضا کرے۔
- (۴)..... مسافر شرعی (جو کم از کم تالیس میل کے سفر کی نیت پر گھر سے نکلا ہو) اس کے لیے اجازت ہے کہ روزہ نہ رکھے پھر اگر کچھ تکلیف و وقت نہ ہو تو افضل یہ ہے کہ سفر ہی میں روزہ رکھے اگر خود اپنے آپ کو یا اپنے ساتھیوں کو دشواری یا تکلیف ہو تو روزہ نہ رکھنا ہی افضل ہے۔

- (۵)..... بحالت روزہ سفر شروع کیا تو اس روزہ کا پورا کرنا ضروری ہے۔ اور اگر کچھ کھانے پینے کے بعد سفر سے وطن واپس آ گیا تو باقی دن کھانے پینے سے احتراز کرے اور اگر ابھی کھایا یا نہیں تھا وطن میں ایسے وقت واپس آ گیا جبکہ روزہ کی نیت

ہوسکتی ہے یعنی زوال سے ڈیڑھ گھنٹے قبل تو اس پر لازم ہے کہ روزہ کی نیت کرے۔

(۶)..... کسی کے قتل کی دھمکی دے کر روزہ توڑنے پر مجبور کیا جائے تو اس کے لیے توڑ دینا جائز ہے۔

(۷)..... کسی بیماری یا بھوک پیاس کا اتنا غلبہ ہو جائے کہ کسی مسلمان ماہر طبیب یا ڈاکٹر کے نزدیک جان کا خطرہ لاحق ہو تو روزہ توڑ دینا جائز بلکہ واجب ہے، اور پھر اس کی قضا لازم ہوگی۔

(۸)..... عورت کے لیے ایام حیض میں اور بچہ کی پیدائش کے بعد جو خون آتا ہے (یعنی نفاس) اس کے دوران میں روزہ رکھنا جائز نہیں، افطار کرے اور بعد میں قضا کرے۔ بیمار، مسافر، حیض و نفاس والی عورت، جن کے لیے رمضان میں روزہ نہ رکھنا اور کھانا پینا جائز ہے۔ ان کو بھی لازم ہے کہ رمضان کا احترام کریں، سب کے سامنے کھاتے چیتے نہ پھریں۔

روزہ کی قضا:

(۱)..... کسی عذر سے روزہ قضا ہو گیا تو جب عذر جاتا رہے، جلد ادا کر لینا چاہیے۔ زندگی اور طاقت پر بھروسہ نہیں، قضا روزوں میں اختیار ہے کہ متواتر رکھے یا ایک ایک دو دو کر کے رکھے۔

(۲)..... اگر مسافر سفر سے لوٹنے کے بعد یا مریض تندرست ہونے کے بعد اتنا وقت نہ پائے جس میں قضا شدہ روزے ادا کرے تو قضا اس کے ذمہ لازم نہیں، سفر سے لوٹنے اور بیماری سے تندرست ہونے کے بعد جتنے دن ملیں اتنے ہی کی قضا لازم ہوگی۔

سحری:

روزہ سے پہلے آخر رات میں سحری کھانا مسنون اور باعث برکت و ثواب ہے۔ نصف شب کے بعد جس وقت بھی کھائیں سنت ادا ہو جائے گی۔ لیکن بالکل آخر شب میں کھانا افضل ہے۔ اگر موذن نے صبح سے پہلے اذان دے دی تو سحری کھانے کی ممانعت نہیں، جب تک صبح صادق نہ ہو جائے، سحری سے فارغ ہو کر روزہ کی نیت دل میں کر لینا کافی ہے اور زبان سے بھی یہ الفاظ کہہ لے تو اچھا ہے۔ *بِصَوْمِ غَدَ نَوَيْتُ مِنْ شَعِيرِ رَمَضَانَ*

افطاری:

آفتاب کے غروب ہونے کا یقین ہو جانے کے بعد افطار میں دیر کرنا مکروہ ہے۔ ہاں! جب اُبرو وغیرہ کی وجہ سے اشتباہ ہو تو دو چار منٹ انتظار کر لینا بہتر ہے اور تین منٹ کی احتیاط بہر حال کرنا چاہیے۔ کھجور اور خرما سے افطار کرنا افضل ہے اور دوسری چیز سے افطار کریں تو اس میں بھی کوئی کراہت نہیں، افطار کے بعد یہ دعا مسنون ہے:

اَللّٰهُمَّ بِاَسْمِكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ افْطَرْتُ ذَهَبَ الطَّمَاءِ وَابْتَلتِ الْعُرُوْقُ وَتَبَّتْ اَلْجُرَانُ شَاءَ اللّٰهُ

تراویح:

- (۱)..... رمضان المبارک میں عشاء کے فرض اور سنت کے بعد تیس رکعات تراویح سنت مؤکدہ ہے۔
- (۲)..... تراویح کی جماعت سنت علی الکفایہ ہے، محلہ کی مسجد میں جماعت ہوتی ہو اور کوئی شخص علیحدہ گھر میں اپنی تراویح پڑھ لے تو سنت ادا ہوگی۔ اگرچہ مسجد اور جماعت کے ثواب سے محروم رہا اور اگر محلہ میں ہی جماعت نہ ہوئی تو سب کے سب ترک سنت کے گنہگار ہوں گے۔
- (۳)..... تراویح میں پورا قرآن مجید ختم کرنا بھی سنت ہے۔ کسی جگہ حافظ قرآن سنانے والا نہ ملے یا ملے مگر سنانے پر اجرت و معاوضہ طلب کرے تو اہم ترین نیت سے دس سو تیس یا در کر کے نماز تراویح ادا کریں، اجرت دے کر قرآن نہ سنیں کہ قرآن سننے پر اجرت لینا اور دینا حرام ہے۔
- (۴)..... اگر ایک حافظ ایک مسجد میں تیس رکعت تراویح پڑھ چکا ہے، اس کو دوسری مسجد میں تراویح پڑھنا درست نہیں۔
- (۵)..... جس شخص کی دو چار رکعت تراویح کی رہ گئی ہوں تو جب امام وتر کی جماعت ادا کرے، اس کو بھی جماعت میں شامل ہو جانا چاہیے۔ اپنی باقی ماندہ تراویح بعد میں پوری کرے۔
- (۶)..... قرآن کو اس قدر جلد پڑھنا کہ حروف کٹ جائیں بڑا گناہ ہے اس صورت میں نہ امام کو ثواب ہوگا نہ مقتدی کو۔
- (۷)..... جمہور علماء کا فتویٰ یہ ہے کہ نابالغ کو تراویح میں امام بنانا جائز نہیں۔

اعتکاف:

- (۱)..... اعتکاف اس کو کہتے ہیں کہ نیت کر کے مسجد میں رہنا اور سوائے ایسی حاجات ضروریہ کے جو مسجد میں پوری نہ ہو سکیں (جیسے پیشاب پاخانہ کی ضرورت یا غسل واجب اور وضو کی ضرورت) مسجد سے باہر نہ جانا۔
- (۲)..... رمضان کے عشرہ اخیرہ میں اعتکاف کرنا سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے۔ یعنی اگر بڑے شہروں کے محلہ میں اور دیہات کی پوری بستی میں کوئی بھی اعتکاف نہ کرے تو سب کے ذمہ ترک سنت کا وبال رہتا ہے اور کوئی ایک بھی محلہ میں اعتکاف کرے تو سب کی طرف سے سنت ادا ہو جاتی ہے۔
- (۳)..... خاموش رہنا اعتکاف میں بالکل ضروری نہیں بلکہ مکروہ ہے، البتہ نیک کلام کرنا اور لڑائی جھگڑے اور فضول باتوں سے بچنا چاہیے۔
- (۴)..... اعتکاف میں کوئی خاص عبادت شرط نہیں، نماز، تلاوت یا دین کی کتابوں کا پڑھنا پڑھانا جو عبادت دل چاہے کرتا رہے۔
- (۵)..... جس مسجد میں اعتکاف کیا گیا ہے، اگر اس میں جمعہ نہیں ہوتا تو نماز جمعہ کے لیے اندازہ کر کے ایسے وقت مسجد سے

نکلے جس میں وہاں پہنچ کر سنتیں ادا کرنے کے بعد خطبہ سن سکے۔ اگر کچھ زیادہ دیر جامع مسجد میں لگ جائے جب بھی اعتکاف میں خلل نہیں آتا۔

(۶)..... اگر بلا ضرورت طبعی و شرعی ایک منٹ کو بھی مسجد سے باہر چلا جائے گا تو اعتکاف جاتا رہے گا خواہ عمداً نکلے یا بھول کر اس صورت میں اعتکاف کی قضا کرنا چاہیے۔

(۷)..... اگر آگر عشرہ کا اعتکاف کرنا ہو تو ۲۰ تاریخ کو غروب آفتاب سے پہلے مسجد میں چلا جائے اور جب عید کا چاند نظر آئے تب اعتکاف سے باہر ہو۔

(۸)..... غسل جمعہ یا محض ٹھنڈک کے لیے مسجد سے باہر نکلنا معتکف کو جائز نہیں۔

شب قدر:

چونکہ اس امت کی عمریں بہ نسبت پہلی امتوں کے چھوٹی ہیں، اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک رات ایسی مقرر فرمادی ہے کہ جس میں عبادت کرنے کا ثواب ایک ہزار مہینہ کی عبادت سے بھی زیادہ ہے لیکن اس کو پوشیدہ رکھا تاکہ لوگ اس کی تلاش میں کوشش کریں اور ثواب بے حساب پائیں۔ رمضان کی آخری عشرہ کی طاق راتوں میں شب قدر ہونے کا زیادہ احتمال ہے۔ یعنی ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷ اور ۲۹ ویں شب، ۲۷، ۲۹ اور ۳۱ ویں شب میں سب سے زیادہ احتمال ہے۔ ان راتوں میں بہت محنت سے عبادت میں مشغول رہنا چاہیے۔ اگر تمام رات جاگنے کی طاقت یا فرصت نہ ہو تو جس قدر ہو سکے، جاگے اور نفل نماز یا تلاوت قرآن یا ذکر و تسبیح میں مشغول رہے اور کچھ نہ ہو سکے تو عشاء اور صبح کی نماز جماعت سے ادا کرنے کا اہتمام کرے۔ حدیث میں آیا ہے کہ یہ بھی رات بھر جاگنے کے حکم میں ہو جاتا ہے۔ ان راتوں کو جلسوں، تقریروں میں صرف کرنا بڑی محرومی میں داخل ہے۔ (تقریریں ہر رات ہو سکتی ہیں) عبادت کا یہ وقت پھر ہاتھ نہیں آئے گا۔ واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

ترکیب نماز عید:

اول زبان یا دل سے نیت کرو کہ دو رکعت مع چھ تکبیروں کے پیچھے اس امام کے اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لو اور سجا تک پڑھو۔ پھر دوسری اور تیسری تکبیر میں ہاتھ اٹھا کر چھوڑ دو اور چوتھی تکبیر میں ہاتھ باندھ لو اور جس طرح ہمیشہ نماز پڑھتے ہو، پڑھو۔ دوسری رکعت میں سورت کے بعد جب امام تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہہ کر پہلی، دوسری اور تیسری دفعہ میں ہاتھ چھوڑ دو، چوتھی بار تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے جاؤ۔ باقی نماز حسب دستور تمام کرو۔ خطبہ سن کرو اور پس آ جاؤ۔ والحمد للہ۔